باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اَہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُم

حضرت امام زین العابدین رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- حضرت امام زین العابدین رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کے حالاتِ زندگی جان سکیں۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کا واقعہ کربلا میں کردار جان سکیں۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کی صفات، عبادت و ریاضت اور دینی و معاشرتی خدمات کے روشن پہلوؤں سے آگاہ ہو کر سبق سیکھ سکیں۔
- واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کے مقصد کی تکمیل میں حضرت امام زین العابدین رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کا کردار جان سکیں۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کے اخلاق و صفات کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کی قائدانہ صلاحیتوں سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے انھیں عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

سیّدنا زین العابدین رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کا نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔ آپ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ نے دو سال اپنے دادا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم، دس سال اپنے چچا حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ اور تیئس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

عبادت و ریاضت

امام زین العابدین رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر اُنھیں 'زین العابدین' کہا جاتا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزا طاری ہو جاتا، پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟ غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں غربا و مساکین کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

علم وفضل

سیدنا زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا علم وفضل سب کے ہاں مسلّمہ ہے۔علم اور دین کی مسند پر آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی پرورش ہوئی، دین میں آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ امام اور علم کا مینار تھے۔تقوٰی،عبادات اور خشوع وخضوع میں آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اپنی مثال آپ تھے،حتیٰ کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ ہونے پر اہلِ اسلام کا اتفاق ہے۔آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں فرماتے ہیں آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے افضل خاندانِ قریش میں، مَیں نے کوئی نہیں دیکھا۔مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے کوئی افضل شخص مَیں نے کبھی نہیں دیکھا۔امام مالک رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ خانوادۂ رسول میں علی بن حسین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ جیسا قدرومنزلت والا کوئی نہیں۔امام شافعی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے انھیں مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا ہے۔

یہ اس مبارک دور کی بات ہے جب مدینہ منورہ میں نامور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اور معروف تابعین موجود تھے۔مدینہ منورہ میں آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے قرآن کی تفسیر، احادیثِ نبویہ کی روایت اور شریعت کے حلال وحرام کا علم حاصل کرنے والوں میں آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے فرزند محمد باقر اور ان کے علاوہ زہری،عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ،یحیٰی بن سعید وغیرہ جیسے اہلِ علم شامل ہیں۔ابوسلمہ اور امام طاؤس وغیرہ نے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے احادیث بھی روایت کیں

حج کے موقع پر جب ہشام بن عبدالملک (حاکمِ وقت) نے حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو پہچاننے سے انکار کیا تو مشہور عرب شاعر فَرَزْدَقْ نے حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

هَذَا الَّذِيْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهُ	یہ وہ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے
وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ	اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے
هَذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللهِ كُلِّهِمْ	یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں
هَذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ	یہ پرہیزگار، پاک وپاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں

اخلاق وصفات

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی ہمیشہ یہ حالت رہی کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ دن کو روزہ رکھتے اور رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتے۔اِفطار کے وقت جب کھانا اور پانی سامنے آتا تو آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے کہ میرے باپ اور بھائی بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے۔افسوس یہ کھانا اور پانی ان کو نہ ملا اور رونے لگتے، یہاں تک کہ بمشکل چند لقمے کھاتے اور چند گھونٹ پانی پیتے۔

واقعہ کربلا میں کردار

سانحہ کربلا 61 ہجری کے وقت آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی عمر 23 سال تھی۔اس وقت آپ بیمار تھے اور واقعہ کربلا میں بچ جانے والے افراد

Web Version of PCTB Textbook

میں سے تھے۔ آپ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اُموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا۔ کوفہ اور شام میں آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے اسلام کی حقّانیت اور ظلم وعدل کے موضوع پر کئی خطبات دیے جو اپنا ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔

معروف سیرت نگار ابن سعد 'طبقات' میں لکھتے ہیں کہ "مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین زین العابدین رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ، میدانِ کربلا میں موجود تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر سیدنا حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں، لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

تصانیف

امام زین العابدین رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی کتب میں "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے، جو اہلِ تشیع میں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی معروف کتاب "نہج البلاغہ" کے بعد، دوسری اہم ترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ "میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالا خاص جذب وکیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔ امام زین العابدین رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی ایک اور تصنیف "رسالۃ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اور زبان وغیرہ اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

اَقوالِ زرّیں

آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے بہت سے اقوالِ زریں مشہور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔
- ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔
- تربیتِ اولاد تمھاری ذِمّہ داری ہے۔ اس فریضے کی بابت تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ، ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

وفات

25 محرم 95ھ میں آپ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے چچا سیدنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کے پہلو میں جَنّۃُ البقیع (بقیع غرقد) مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ، حضرت عیسیٰ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ، حضرت زید رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ معروف شخصیات ہیں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) زین العابدین کا معنیٰ ہے:

(الف) عبادت گزاروں کی زینت　　(ب) کثرت سے سجدہ کرنے والے

(ج) کثرت سے خرچ کرنے والے　　(د) صلح کرنے والے

Web Version of PCTB Textbook

(ii) واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عمر تھی:

(الف) اکیس سال (ب) تیئس سال (ج) پچیس سال (د) ستائیس سال

(iii) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:

(الف) رات کے وقت (ب) وضو کرتے وقت (ج) خطبہ دیتے وقت (د) صدقہ ادا کرتے وقت

(iv) حضرت سیدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے فرمان کے مطابق صدقہ:

(الف) اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (ب) رزق میں اضافہ کرتا ہے
(ج) تنگی دور کرتا ہے (د) غریبوں کا حق ہے

(v) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سپردِ خاک ہوئے:

(الف) دمشق میں (ب) بصرہ میں (ج) کوفہ میں (د) مدینہ منورہ میں

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام اور کنیت لکھیں۔
(ii) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا یہ لقب کس سبب سے ہے؟
(iii) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی میدان کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال لکھیں۔
(iv) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟
(v) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

3۔ تفصیلی جواب دیں:

(i) سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے علم و فضل پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا واقعہ کربلا کے بعد خواتینِ اسلام کو بحفاظت مدینہ منورہ پہنچانے کے موضوع پر گفت گو کریں۔
- سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے سیرت و کردار پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جس میں ان کا اسمِ گرامی، ولدیت، پیدائش و لقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام

- سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی دینی و ملی خدمات پر کمرا جماعت میں آگاہ کریں۔
- سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی حیاتِ طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں۔ جس میں ان کا اسمِ گرامی، پیدائش و لقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

Web Version of PCTB Textbook

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

(2) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیتِ نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اخلاق و صفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خوش الحانی کی صفت سے آگاہ ہو سکیں۔
- قرآن مجید اور حدیثِ نبوی کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دینی و علمی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔
- حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خوش الحانی کی صفت سے آگاہ ہو کر تجوید کے ساتھ حُسنِ قراءت کا ذوق پیدا کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوموسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اشعری مشہور ہوئے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دعوت پر اسلام لائیں اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

قبولِ اسلام

مکّہ مکرّمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہِ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کوششوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یمن سے ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ اس وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فتح خیبر کے بعد مدینہ منورہ واپس آ رہے تھے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن پر حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم: 4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

حجۃ الوداع میں شرکت

دس ہجری میں نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حج کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے حج کرنے کے لیے مکّہ مکرّمہ حاضر ہوئے۔ نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے پوچھا ''عبد اللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ عرض کی: جی یا رسول اللہ، نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا نیت کیا تھی؟ انھوں نے جواب دیا جو رسولُ اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نیّت ہے، وہی میری نیّت ہے۔ ارشاد فرمایا قربانی ساتھ لائے ہو؟ عرض کی نہیں، حکم ہوا، تم طواف اور سعی کر کے احرام کھول دو۔

کارہائے نمایاں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو ''نہر ابی موسیٰ'' کے نام سے مشہور ہے۔

اخلاق و عادات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت متقی، پرہیزگار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اتباعِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم، توکّل، شرم و حیا، اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمتِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم تقویٰ اور پرہیزگاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

فضل و کمال

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ رسالت مآب میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھے افراد میں سے تھے، جن کو عہدِ رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''ابوموسیٰ سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں''۔

اشاعتِ علم

قرآن و سنّت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

قرآنِ مجید کی تلاوت اور خوش الحانی

قرآنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر معمولی شغف اور انہماک تھا۔ فرصت کا تمام وقت قرآنِ مجید

Web Version of PCTB Textbook

کی تلاوت میں گزارتے تھے۔آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز اس قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم فرماتے تھے کہ "ان کو لحنِ داؤدی سے حصہ ملا ہے"۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ان کو جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآنِ مجید سنا کرتے تھے۔

وفات

حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصل نام تھا:

(الف) عبداللہ بن قیس (ب) زید بن ثابت

(ج) انس بن مالک (د) مالک بن نویرہ

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کیا:

(الف) یمن کا (ب) بصرہ کا

(ج) کوفہ کا (د) مصر کا

(iii) عہدِ رسالت میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟

(الف) دو (ب) چار

(ج) چھے (د) آٹھ

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:

(الف) عمدہ لہجے میں تلاوتِ قرآنِ مجید (ب) تَوَکُّل

(ج) سادگی (د) صبر و تحمل

(v) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) تین سو بیس (ب) تین سو چالیس (ج) تین سو ساٹھ (د) تین سو اسی

2- مختصر جواب دیں:

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

(ii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

(v) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

3- تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

(ii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی خدمات بیان کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ

- حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زندگی اور سیرت و کردار پر کمرا جماعت میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں، جس میں ان کا اسمِ گرامی، ولدیت، پیدائش القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

Web Version of PCTB Textbook

(3) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیتِ نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے اخلاق وصفات اور عبادت وریاضت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مجموعہ احادیث ''صحیفہ صادقہ'' کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی دینی و علمی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی عبادت وریاضت سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی تدوینِ حدیث کی خدمات کو جان کر علم حدیث میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبد اللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبد الرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا زیادہ وقت نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گزارتے اور نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔ زُہد و تقویٰ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ رسولُ اللہ کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد نے بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

''عبد اللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے'' (صحیح بخاری:6134)

اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے محبت

حضرت رجا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی موجود تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو مسجدِ نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: ''کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا:

''وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔''

صحیفہ صادقہ کی تدوین

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات وملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے، چناں چہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سن کر جمع کیا تھا۔

علم وفضل

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً سات سو(700) ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ میں علم وفضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عبرانی زبان پر بھی عبور تھا۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے حاضر ہوتے اور حدیث کا علم حاصل کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ علم کی بہت زیادہ عزت واحترام کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اپنے زہد وتقویٰ کی وجہ سے بہت زیادہ مشہور تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے تھے۔

وفات

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دینِ اسلام کی ترویج واشاعت کے لیے نمایاں کردار ادا کریں، اسی میں ہماری دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی ہے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی کنیت ہے:

(الف) ابوعبدالرحمٰن (ب) ابوعبداللہ (ج) ابوبکر (د) ابوزید

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:

(الف) زہد وتقویٰ (ب) سادگی (ج) صبر وتحمل (د) شکر وقناعت

Web Version of PCTB Textbook

(iii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

(الف) آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (ب) آسمان کا ستارہ

(ج) اہلِ دنیا کا محبوب ترین شخص (د) جنّت کے نوجوانوں کے سردار

(iv) صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں:

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (ب) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

(ج) حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (د) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

(v) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے:

(الف) صبر وتحمل کا (ب) عفوودرگزر کا (ج) علم وفن سے محبت کا (د) سادگی کا

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے زہد وتقوٰی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

(iv) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات واضح کریں۔

(v) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

3۔ تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی علمی خدمات تحریر کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

سرگرمی برائے طلبہ

- اساتذہ کی مدد سے حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے صحیفہ صادقہ کی روشنی میں کمرا جماعت میں تدوین حدیث کے بارے میں مذاکرے کا اہتمام کریں

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی حیات مبارکہ پر مشتمل چارٹ بنوائیں، جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

(4) حضرت عَمرو بن اُمیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- حضرت عمرو بن اُمیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیتِ نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عمرو بن اُمیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سفارت کاری کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت عمرو بن اُمیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سفارت کاری (حبشہ و روم) کو جان کر اس کے آداب کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمرو بن اُمیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دینی خدمات کو سمجھ کر عملی زندگی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عمرو، کنیت ابواُمیّہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

نجاشی کے دربار میں سفیرِ اسلام

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں۔ 6 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سریہ میں شرکت

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔ ابوسفیان کے حکم پر ایک اعرابی نے مسجدِ نبوی میں نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس کے حملہ کرنے سے پہلے ہی نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے اسے گرفتار کر لیا، چوں کہ اس سازش کا اصل محرک ابوسفیان تھا، لہٰذا نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سلمہ بن اسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابوسفیان کا کام تمام کرنے کے لیے مکّہ مکرّمہ بھیجا، لیکن وہاں پر قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس نکل آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات

Web Version of PCTB Textbook

عبداللہ بن مالک اور اور بنو ہذیل کے ایک آدمی سے ہوئی، حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عبداللہ کا سر قلم کر دیا۔

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

وفات

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی زندگیاں ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں اپنی زندگی گزاریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ہے:

(الف) ابو امیہ (ب) ابوبکر (ج) ابو سلمہ (د) ابوعبدالرحمن

(ii) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کیا:

(الف) غزوہ احد کے بعد (ب) غزوہ خیبر کے بعد (ج) غزوہ تبوک کے بعد (د) غزوۂ حنین کے بعد

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا:

(الف) حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (ب) حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو

(ج) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (د) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو

(iv) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) بیس (ب) چالیس (ج) ساٹھ (د) اسی

(v) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تاریخ وفات ہے:

(الف) اٹھاون ہجری (ب) ساٹھ ہجری (ج) باسٹھ ہجری (د) چونسٹھ ہجری

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ اسلام کے بارے میں تحریر کریں۔

(iii) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iv) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

(v) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ

- حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام

- گوگل میپ/نقشہ/گلوب کی مدد سے مدینہ منورہ سے حبشہ اور روم کے جغرافیائی فاصلے کی نشان دہی کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook

صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ

حضرت شفا، حضرت اُمِّ سُلَیم اور حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے حالاتِ زندگی اور مقام و مرتبہ سے واقف ہو سکیں۔
- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی سیرت و معاشرتی کردار سے واقف ہو سکیں۔
- عہدِ نبوی میں خواتین کو تحصیلِ علم اور معاشرتی کردار ادا کرنے کے یکساں مواقع فراہم کیے جانے کی حوصلہ افزائی کا ادراک کر سکیں۔
- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کی علمی و طبی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے معاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے کردار کی پیروی کر سکیں۔
- ان کی علمی و طبی خدمات سے متاثر ہو کر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے جذبے سے سرشار ہو کر معاشرے میں کردار ادا کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

حضرت شِفا بنت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نکاح حضرت ابوحشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے بہت محبت تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا پسینہ جذب ہوتا تھا، جس سے خوش بُو آتی رہتی تھی، حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی استعمال کردہ چیزیں یقیناً بڑی متبرک تھیں، حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو ایک مکان بھی عنایت فرمایا تھا، جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے چند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی مرویات کی تعداد بارہ ہے۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام سہلہ یا رملہ تھا، آپ کی کنیت ام سُلَیم اور لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اوائل اسلام میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر مشرک تھے۔ مذہب تبدیل کرنے پر اصرار کی وجہ سے وہ ناراض ہوکر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔ بعد میں حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسلام قبول کرنے کی شرط عائد کی۔ حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کرلیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ان کو اپنا مہر معاف کرتے ہوئے کہا: ''میرا مہر اسلام ہے''۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے صاحب زادے حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں خدمت کے لیے پیش کیا۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شرکت فرمائی۔ غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کردوں گی، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ان کا جواب سن کر تبسّم فرمانے لگے۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے مُنھ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کرلیا، کیوں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہایت صابر، مستقل مزاج اور سخاوت کرنے والی خاتون تھیں۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم مسجد نبوی میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ابوطلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تمھیں کھانے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا ہے، انھوں نے عرض کیا: جی، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو لے کر حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ابوطلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا اب کیا کیا جائے؟ کھانا بہت کم ہے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ایک کثیر تعداد کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook

حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نہایت استقلال سے جواب دیتے ہوئے کہا، ان باتوں کو اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اندر تشریف لائے تو حضرت اُمّ سُلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہی روٹیاں اور سالن سامنے رکھا، اللہ کی شان اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ (صحیح بخاری:810)

حضرت اُمِّ عَطیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

آپ کا نام نسیبہ بنت حارث تھا، کنیت اُمّ عطیّہ تھی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمِّ عطیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عہدِ رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

8 ہجری میں نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تو حضرت اُمّ عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا۔

حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے چند حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور تابعین کرام ان سے میّت نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا احکام نبوی کی خصوصی پابندی کرتی تھیں۔ نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیعت لیتے ہوئے جن امور کا ان سے وعدہ لیا تھا، انھوں نے ہمیشہ ان کی پاسداری کی۔

صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں اور ملک وملّت کا نام روشن کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت شِفا کے والد کا نام ہے:

(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمن (ج) عبدالشمس (د) عبدالمطلب

(ii) حضرت شفا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) دس (ب) بارہ (ج) چودہ (د) سولہ

(iii) غزوات کے دوران میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں:

(الف) حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (ب) حضرت ام عطیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (د) حضرت سمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(iv) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟

(الف) روٹی کا ٹکڑا (ب) پنیر کا ٹکڑا (ج) مشک کا ٹکڑا (د) کدو کا ٹکڑا

(v) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے:

(الف) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (ب) حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (د) حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟

(iii) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

(iv) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمات بیان کریں۔

(v) حضرت شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں:

(i) حضرت اُمّ سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

(ii) حضرت ام عطیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iii) حضرت شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت و کردار پر نوٹ لکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook

سرگرمی برائے طلبہ

- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقاب، قبیلہ، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام

- ہم مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی زندگی سے کیسے راہ نمائی حاصل کر سکتے ہیں؟ کمرا جماعت میں تبادلہ خیالات کروائیں۔

صوفیہ کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ

(ابوالقاسم قُشَیری، شیخ فریدالدّین عطّار، خواجہ نظامُ الدّین دہلوی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ)

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مذکورہ شخصیات کے حالات زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ان کے اخلاق و صفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام کے دینی و معاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے طرزِ حیات کی پیروی کر سکیں۔
- ان کی سیرت کے روشن پہلوؤں اور تعلیمات سے سبق حاصل کر کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔
- اشاعتِ اسلام، روحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ان صوفیہ کرام کی معاشرتی و روحانی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کی زندگی کا مطالعہ کر کے اپنی اصلاح کی فکر کر سکیں۔
- اہل اللہ کی صحبت کے فوائد و ثمرات کے بارے میں جان کر مستفید ہو سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

حضرت ابوالقاسم قُشَیری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ

آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آبا و اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی پیدائش ۹۸۶ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے بچپن ہی میں آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے والد وفات پا گئے۔ امام قشیری نے دین و تصوف کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ ابوعلی دقاق رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ سے حاصل کی۔ امام دقاق رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ اخلاص و محبت کا پیکر تھے، یہی اخلاص امام قشیری کو آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی صحبت میں کھینچ لایا۔

اَلتَّیۡسِیۡرُ فِیۡ عِلۡمِ التَّفۡسِیۡرِ اور لَطَآئِفُ القرآن فی تَفۡسِیۡرِ القرآن، علم التفسیر میں آپ کی نمایاں کتب ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ پہ التَحۡبِیۡرُ فِیۡ عِلۡمِ التَّذۡکِیۡرِ فِیۡ مَعَانِیۡ اِسۡمِ اللّٰہِ تَعَالٰی آپ کی معتبر کتاب ہے جو اس بات کا منھ بولتا ثبوت ہے کہ قرونِ اُولیٰ کے صوفیہ کرام علم دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلوب و اذہان کے مالک تھے۔

آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ جمع کی ہیں، جو معاشرتی اصلاح کے حوالے سے اپنا خاص مقام رکھتی ہیں۔ حضرت علی ہجویری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ ''کشف المحجوب'' میں امام قشیری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے اوصاف موجود ہیں۔

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی محققانہ تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

حضرت امام قشیری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے امام بیہقی اور امام الحرمین جوینی سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔ آپ نے تَصَوُّف کے جو اصول اور صوفی کی جو خصلتیں بیان کی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف صرف ذکر واذکار کا نام ہی نہیں بلکہ انسانی فکر کی ایسی تبدیلی ہے جو انسان کے اوصاف واخلاق میں ایسا انقلاب لے آئے کہ انسان اچھے اخلاق کا بہترنمونہ بن جائے اور انسان ظاہر اور باطن میں پاک صاف ہوجائے اور یہ طہارت انسان کی فکر کو خالص کردے۔ انسان خشیتِ الٰہی کا مرقع بن جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور منفی خیالات وجذبات جیسے انتقام، بخل وحرص اور لالچ انسان کے اندر سے نکل جائیں۔

تصوُّف میں حضرت امام قشیری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف ''رسالہ قشیریہ'' ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے، جس میں تصوُّف کے تمام پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوّف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

امام قشیری کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی، آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

حضرت شیخ فرید الدین عطّار رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ

آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابوحمید تھا، لیکن قلمی نام فرید الدین سے مشہور ہوئے۔ عطّار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے اساتذہ میں مجدّ دالدّین بغدادی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا نام سرِفہرست ہے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے مختلف علوم وفنون خصوصاً علم الکلام، فلسفہ، قرآن و حدیث، فقہ، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل کی، آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فارسی کے مشہور شاعر تھے، آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے اشعار سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، دمشق، مکہ، ترکستان اور ہندوستان کی سیر وسیاحت کی۔

تذکرۃ الاولیاء، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں، جن کا موضوع حالاتِ اولیا، نصیحت اور تصوُّف ہے۔ مشہورِ زمانہ صوفی بزرگ مولانا جلال الدّین رومی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے بھی شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے فیض حاصل کیا اور مولانا روم رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی شاعری کا منبع و ماخذ شیخ سے اکتسابِ فیض ہی ہے۔

آپ کی مایہ ناز تصنیف تذکرۃ الاولیا میں تقریباً 96 اولیا کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ 'پند نامہ' میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ ونعت رسول مقبول، ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی بجائے احکاماتِ الٰہیہ کی تابع فرمانی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاقِ حسنہ، اہلِ سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون وعافیت کے اسباب، عجز وانکسار، ذکر کے فوائد اور غصے کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی

Web Version of PCTB Textbook

معاشرتی وروحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

آج کا معاشرہ اگران تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو انفرادی اور اجتماعی اصلاح ممکن ہوسکتی ہے اہل اللہ کی صحبت سے ہی ظاہری اور باطنی فوائد وثمرات حاصل ہو سکتے ہیں۔

1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی شہادت ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدّین اولیا دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ

برّصغیر پاک وہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے آباواجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔ پندرہ (۱۵) برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔ قرآن و حدیث اور فقہ میں آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے اساتذہ میں علامہ علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد الزاہد رحمۃ اللہ علیہم قابل ذکر نام ہیں۔ بیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور چھے پاروں کا درس حاصل کیا۔ شیخ نے کُلاہ چہارتر کی یعنی چارکونوں والی ٹوپی عطا کی جو بنیادی طور پر چار چیزوں کو ترک کرنے کا وعدہ تھا۔ دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے لامحدود مشقت کو ترک کرنا، ایسا خوف آخرت جو خوف الٰہی پر غالب ہو، اس کو ترک کرنا، بہت زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا، نفس کی تابع فرمانی ترک کرنا۔

یہ چیزیں آج بھی سلسلہ چشتیہ کا امتیاز ہیں اور یہی اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔ آپ اپنے شیخ کے حکم پر دہلی تشریف لائے اور خلقِ خدا کی خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کا مزار مبارک دہلی میں ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اپنے مریدین کو کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کی ہدایت فرماتے۔ آپ کو علومُ القرآن پر خاص دسترس حاصل تھی۔

آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت ومجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی، آپ متقی، پرہیزگار، صاحبِ سخاوت وایثار، دل جوئی کرنے والے، عفوودرگزر سے کام لینے والے، حلیم و بردبار اور حسنِ سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو برُا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور رُوحانی آثار واضح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو۔ ایسا کرو گے تو بادشاہ تمھارے در پر آئیں گے، فقروفاقہ رحمتِ الٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا، وہ شب اس کی شبِ معراج ہے، اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو، وہ اسراف

Web version of PCTB Textbook

نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے، خواہ کتنا ہی کم ہو۔

ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا و مساکین آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ، امیر خسرو رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ اور حضرت امیر حسن سجزی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے نام سرفہرست ہیں۔

ایک بار ایک طالب علم آیا اور آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے سامنے اپنی ضرورت بیان کی تو اس وقت آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے پاس ایک بیل کے سوا کچھ نہ تھا، آپ نے وہی بیل طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جاؤ دینی علمی ضروریات پوری کر لینا۔ آپ نے خاندانِ خلجی اور خاندانِ تغلق تک کے مختلف سلاطین کا زمانہ دیکھا۔ آپ نے ان کی بھی ہر ممکن اصلاح کی کوشش کی، "راحت القلوب" آپ کی وہ تحریری کاوش ہے، جس میں آپ نے اپنے شیخ کامل بابا فرید الدین گنج شکر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے ملفوظات اکٹھے کیے ہیں۔ "افضل الفوائد" آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت خواجہ امیر خسرو رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے جمع کیے ہیں اور "فوائد الفؤاد" آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن سجزی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے جمع کیا ہے، یہ ملفوظات آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے 1324ء میں وفات پائی۔

اس سبق میں ہمارے لیے یہ راہ نمائی ہے کہ اگر صوفیہ کرام کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو معاشرے سے نفرتوں اور کدورتوں کا خاتمہ کر کے معاشرے کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا لقب ہے:

(الف) گنج شکر (ب) فرید الدین

(ج) گنج بخش (د) سلطان الاولیا

(ii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی جائے پیدائش ہے:

(الف) بدایون (ب) دہلی

(ج) بخارا (د) سمرقند

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کو خصوصی دسترس حاصل تھی:

(الف) علوم القرآن پر (ب) علم الانساب پر

(ج) علم النجوم پر (د) علم الاصوات پر

(iv) حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) رسالہ قشیریہ　　(ب) کشف المحجوب

(ج) پندنامہ　　(د) راحت القلوب

(v) حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) تذکرۃ الاولیا　　(ب) احیاء العلوم

(ج) کشف المحجوب　　(د) مثنوی معنوی

2- مختصر جواب دیں:

(i) حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

(ii) رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔

(iv) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی کی معاشرتی وروحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(v) حضرت شیخ فریدالدین عطّار رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف پندنامہ کے موضوعات تحریر کریں۔

3- تفصیلی جواب لکھیں:

(i) حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ کے حالاتِ زندگی اور تصوّف کے بارے میں ان کی تعلیمات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

(ii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ کے حالات وواقعات تحریر کریں۔

(iii) حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات قلم بند کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مذکورہ صوفیہ کرام رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِم کے مختصر حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی نوٹ لکھیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش کے علاوہ تصانیف اور خدمات بھی شامل ہوں۔
- مذکورہ شخصیات کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مکالمہ کریں۔ مذکورہ شخصیات کے اخلاق وکردار پر مبنی واقعات اوران سے حاصل ہونے والے عملی اسباق تلاش کر کے اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- مذکورہ شخصیات کے متعلق اہم معلومات پر چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کروائیں۔

عُلَما و مُفکّرِین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِمْ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- مذکورہ شخصیات کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ان کے اخلاق و صفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ان کی علمی و معاشرتی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ان کی تعلیمات اور تصانیف سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- مذکورہ علماء و مفکرین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِمْ کے معاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے اُسوہ کی پیروی کر سکیں۔
- ان کی زندگی کے مختلف روشن پہلوؤں سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ

ابواسحاق، ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی مشہور محدث، فقیہ اور جامع العلوم تھے، جنھیں مجددینِ اسلام میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف میں الاعتقاد فی اھل البدع والضلالات، الموافقات فی أصول الشریعة (علم فقہ میں یہ ایک بہت ہی عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ 538ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآنِ پاک حفظ کیا اور حدیث وفقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا، یہ علم آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے ابوعبداللہ محمد بن ابی العاص النفری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ 590ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔ قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ 590ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نمازِ جنازہ مشہور عالم علاّمہ عراقی نے پڑھائی۔

امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور لغت کے اِمام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ ذہنی وسعت اور قوی اِدراک رکھنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو قراءت وتفسیر میں یدِطولیٰ حاصل تھا۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے ایک اعلیٰ پائے کے اَدیب اور شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ متقی، صابر، پاک باز، معزّز شخصیّت تھے۔

امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام عبدالرحمٰن، کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ ''تفسیر جلالین اور تفسیر درمنثور'' کے علاوہ قرآنیات پر آپ کی کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخِ اسلام پر تاریخ الخلفا امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اَسْیُوط میں ۸۴۹ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو سُیُوْطی کہا جاتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے 8 سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الھمام حنفی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد شیخ شمس سیرامی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ اور شمس فرومانی حنفی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی شاگردی میں رہے اور ان دونوں حضرات سے متعدّد کتب پڑھیں۔

علامہ سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حق تعالٰی نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آبِ زمزم پیا اور اُس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے، چناں چہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف اور آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی شان اِس کی شاہد ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے خود فرمایا کہ: "مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مورخ بھی تھے۔ خلفائے ملتِ اسلامیہ پر آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف تاریخ الخلفا ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے لے کر بغداد کے آخری خلیفہ کے عہدِ خلافت تک سن وار لکھی گئی ہے۔

علامہ سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے 19۔ جمادی الاول 911 ہجری میں وفات پائی۔ علامہ سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔ اکثر امرا و اَغنیا آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سے ملاقات کے لیے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوتے تھے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کسی کا ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے۔ علامہ سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ حلیم الطبع فہم و فراست کے حامل اور علم و ادب سے محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

علما و مفکرین رحمھم اللہ تعالٰی کی سیرت کے روشن پہلوؤں میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہمیں علم کے حصول و ترویج کے لیے کوشش کرنی چاہیے، تاکہ ہمارے معاشرے سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن کر امن کا گہوارہ بن سکے۔

Web Version of PCTB Textbook

ابنِ خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ

علامہ ابنِ خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ عالمِ اسلام کے مشہور و معروف مُؤرّخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ابوزید عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابوعنان کے وزیر مقرر ہوئے، تاہم درباری سازشوں سے تنگ آ کر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔ یہ سرزمین بھی راس نہ آئی تو مصر آ گئے اور جامعۃ الازہر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔ مصر میں انھیں فقہ مالکی کا منصبِ قضا تفویض کیا گیا۔ اسی عہدے پر انھوں نے وفات پائی۔ ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

ابنِ خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور مُجوّزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔ نصاب میں قرآنِ مجید، حدیثِ نبوی، علم کلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق وغیرہ شامل تھے۔ سترہ (17) سال کی عمر میں تیونس شہر میں طاعون کی بیماری پھیلنے کی وجہ سے آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے والدین اور اکثر اساتذہ انتقال کر گئے۔ اس کے بعد انھوں نے والی تیونس کے دربار میں کاتب کی حیثیت سے اپنی معاشی اور دیگر مجبوریوں کے تحت ملازمت حاصل کی۔ ابن خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ بلند خیالات اور امنگوں کے مالک تھے اس لیے یہ نوکری پسند نہیں تھی، جس کی وجہ سے وہ تیونس چھوڑ کر مراکش میں جا بسے۔

ابن خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔ اول: مُؤرّخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ ابن خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کو تاریخ اور فلسفۂ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ علامہ ابن خلدون کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون ہیں۔

علامہ ابن خلدون نے تیونس، اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ چوہتّر (74) برس کی عمر 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علامہ ابنِ خلدون ایک خاص طرزِ تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) علامہ ابنِ خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟

(الف) تیونس　　(ب) مراکش

(ج) مصر　　(د) نائجیریا

(ii) علامہ ابنِ خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے:

(الف) فلسفہ　　(ب) فقہ

(ج) علم الانساب　　(د) شاعری

Web Version of PCTB Textbook

(iii) ابن خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے:

(الف) مقدمہ ابن خلدون　　(ب) الاتقان فی علوم القرآن

(ج) سیر اعلام النبلاء　　(د) تفسیر جلالین

(iv) امام شاطبی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا سنِ وفات ہے:

(الف) ۵۹۰ ہجری　　(ب) ۵۹۲ ہجری

(ج) ۵۹۴ ہجری　　(د) ۵۹۶ ہجری

(v) امام جلال الدین سیوطی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی تصانیف کی تعداد ہے:

(الف) دو سو سے زائد　　(ب) تین سو سے زائد

(ج) پانچ سو سے زائد　　(د) سات سو سے زائد

Web Version of PCTB Textbook

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) علامہ ابن خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی وجہ شہرت کیا ہے؟

(ii) علامہ ابن خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا پورا نام کیا تھا؟

(iii) علامہ ابن خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے افکار تحریر کریں۔

(iv) امام شاطبی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔

(v) امام سیوطی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں:

(i) علامہ ابن خلدون رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے مختصر حالات تحریر کریں۔

(ii) علامہ جلال الدین سیوطی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

(iii) علامہ شاطبی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ

- مذکورہ شخصیات کی تصانیف اور مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جن میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، تصانیف اور خدمات وغیرہ شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام

- مذکورہ شخصیات کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔
- مذکورہ علما و مفکرین رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں، جن میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، تصانیف اور خدمات وغیرہ شامل ہوں۔